Fikr-o-Nasar (Islamabad) 45:1 (2007)

تعارف و تبصرہ کتب

نام کتاب : حُسنِ کلامِ محمدﷺ
مصنف : محمد شفیع بلوچ
ناشر : مثال پبلشرز، فیصل آباد
سن اشاعت : ۲۰۰۶ء
ضخامت : ۱۲۸ صفحات، مجلد۔ شبیہ روضۂ رسولﷺ سے مزیّن سرورق۔ کاغذ و طباعت معیاری
قیمت : ۱۲۰ روپے
تبصرہ نگار : ڈاکٹر شیر محمد زمان☆

محمد شفیع بلوچ اُردو ادب کے میادین فلسفۂ و تصوف میں ایک معروف مقام پیدا کر چکے ہیں۔ زیر نظر تصنیف سیرت نگاروں کے دربار عام میں ان کی عقیدت مآب حاضری کا اعلان ہے۔ اس کے لیے سیرت طاہرہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم) کے جس پہلو کا انتخاب کیا گیا ہے اسے ادب کے کسی بھی طالب علم کی اوّلین ترجیح قرار دیا جا سکتا ہے۔ سیّد عرب و عجم کی مسحِّر قلوب و اذہان فصاحت و بلاغت کا موضوع ہر دور میں سیرت نگاروں اور ادباء و فضلاءِ لغت کے لیے یکساں باعث کشش رہا ہے اور جناب محمد شفیع کی تصنیف **حسن کلام محمد ﷺ** اختصار کے باوصف اُردو ادب میں اس موضوع پر ایک قابل قدر اور دلکش اضافہ ہے۔

پہلے باب میں عربوں کے ہاں زبان کی اثر آفرینی اور لسانی فصاحت و بلاغت کی طلسماتی قوتِ تسخیر کا اجمالی جائزہ لیا گیا ہے۔ نظیر لدھیانوی کا یہ نعتیہ شعر اس باب کا حسن خِتام بھی ہے اور کلام محمدﷺ کا، صوری و معنوی ہر لحاظ سے، حسین و جمیل مقدمہ بھی۔

سخنِ معجزہ انداز کا ہر لفظ انمٹ
دہنِ سامعہ افروز کی ہر بات اٹل

دوسرے باب میں فصاحت و بلاغت کی فنی جہتوں کا تاریخی پس منظر میں مختصر مگر خاصا فاضلانہ

☆ سابق ڈائریکٹر جنرل، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

جائزہ لیا گیا ہے۔

ارسطو (۳۸۴-۳۲۲ق م) سے لے کر عرب علماء میں ابن قتیبہ، جاحظ (م ۲۵۵ھ)، قدامہ بن جعفر، صاحبِ **نقد الشعر** و **نقد النثر** (متوفی ۹۴۸ء)، ابو ہلال العسکری (م ۳۹۵ھ)، ابوبکر باقلّانی، صاحب **اعجاز القرآن** (م ۴۰۳ھ)، عبدالقاہر جرجانی، صاحب **اسرار البلاغہ** و **دلائل الاعجاز** اور ابن خلدون (م ۱۴۰۶/۷۳۲ھ) جیسے معتبر حوالے موجود ہیں، تو برصغیر کے قریب العصر علماء میں مولانا شبلی نعمانی، مولوی محمد نجم الغنی، صاحب **بحرالفصاحت**، مولانا اصغرعلی روحی، پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی اور سیّد عابدعلی عابد جیسے فضلاء کا نقطۂ نظر بھی آ گیا ہے۔

جاحظ نے لفظ کو اصل اور معنی کو اس کا تابع محض ٹھہرایا تو جرجانی نے اس سے اختلاف کیا۔ تاہم ابن رشیق قیروانی کا قول جو مصنف نے **کتاب العمدة** کے حوالے سے نقل کیا ہے بلاشبہ فصل المقال کی حیثیت رکھتا ہے:

> ''لفظ جسم ہے اور معنی روح ہے۔ دونوں کا ارتباط باہم ایسا ہے جیسا روح اور جسم کا.....''

جدید دور میں بلاغت (rhetoric) کی ایک سادہ تعریف جس کے مطابق ''بلاغت تقریر یا تحریر میں الفاظ کو پوری اثر آفرینی کے ساتھ استعمال کرنے کا نام ہے''، افصح العرب والعجمؐ کے جوامع الکلم پر پوری طرح صادق آتی ہے۔

ان دو تعارفی ابواب کے بعد تیسرے باب کا عنوان ''فصاحت و بلاغت نبیﷺ'' ہے۔ جس میں آپؐ کے کلامِ بلاغت نظام کے محاسن کو متقدّمین (قاضی عیاضؒ، غزالیؒ وغیرہما) اور معاصرین (عباس محمود العقّاد، احمد حسن الزیّات، مصطفیٰ صادق الرافعی وغیرہم) کے اقتباسات کی روشنی میں اُجاگر کیا گیا ہے۔ مستشرقین ہی نہیں،☆ ہمارے علماء بھی بعض اوقات افصح العربﷺ کی بلاغت پر گفتگو کرتے ہوئے اعجاز قرآن اور عبقریّت محمدﷺ کو خلط ملط کر دیتے ہیں۔ فاضل مصنف نے احمد حسن الزیات کے اس اقتباس کے ذریعے اس اختلال اور الجھاؤ کو دور کرنے کی کوشش کی ہے، جو درج ذیل ہے:

> ''رسول اللہﷺ کی احادیث، اگرچہ [کذا] فیضانِ قلب اور بیساختہ بداہت گوئی کا نتیجہ ہیں، اپنے اندر الہام کا اثر، عبقریت کی نشانی اور بلاغت کا رنگ لیے ہوئے ہیں۔ آپﷺ کی ان احادیث کا اسلوب بیان قرآن کریم کے بجائے عہد نبوت کے عربی

☆ مثلاً سٹینلے لین پول کی *Table Talk of Prophet Muhammad* ملاحظہ ہو۔

اسلوب بیان کے زیادہ قریب ہے‘‘۔ (تاریخ ادب عربی)
اقتباسات کا انتخاب برمحل اور برجستہ ہے۔ مصنف کا اپنا اسلوبِ بیان بھی موضوع سے ہم آہنگ اور اس کے شایانِ شان ہے، مگر افسوس ہے کہ عربی عبارات کی کمپوزنگ غیرمعمولی اغلاط سے مملوء ہے۔ (ص ۳۴، ۳۵، ۳۸، ۷۲، ۷۳ وغیرہا) پروف خوانی میں اس غفلت نے کتاب کے حسن کو داغدار کر دیا ہے۔‘‘

اس مختصر کتاب کا باب مُعنون بہ ’’گلدستۂ فصاحت‘‘ خاصے کی چیز ہے۔ حُسنِ کامل کے حامل ارشادات نبوی سے حکمت کے موتی چن چن کر یہ گلدستہ اس طور مرتب ہوا ہے کہ ہر جملہ سہلِ ممتنع اور حکمت بالغہ کا نمونہ۔ مصنف نے اُردو ترجمہ کے ساتھ حکمت و بلاغت کے یہ شاہکار اصل عربی میں بھی نقل کیے ہیں۔ کس کا جی نہیں چاہے گا کہ ان رشحات دانش کو نہاں خانۂ دل و دماغ میں محفوظ نہ کرے۔